بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جرعات

مسٹر غلام احمد صاحب پرویز بٹالوی اپنے "طلوع اسلام" میں اسلام کی ڈیڑھ ہزار سالہ تعلیمات کو بگاڑنے اور اس کے مسلمات متوارثہ سے مسلمانوں کو بدگمان کرنے کے سلسلے میں جو "شاہکار" وقتاً فوقتاً پیش کرتے رہے ہیں، علمائے کرام کثر اللہ سوادھم نے ان کے سب مغالطات کے پردے چاک کر کے رکھ دیئے۔ (اور بحمد اللہ اس جہادِ حفاظتِ دین میں اہلحدیث کو اولیت کا درجہ حاصل ہے) اب جو کچھ ادارہ طلوع اسلام لکھ رہا ہے وہ اعادہ و تکرار کے سوا کچھ نہیں۔ اس کا کوئی اعتراض یا مغالطہ ایسا نہیں جس کا صحیح و مدلل جواب اہلِ علم کی طرف سے نہ دے دیا گیا ہو۔ نتیجہ یہ ہوا ہے کہ سب حلقوں پر پرویز صاحب کی حقیقت واضح ہو چکی ہے، کہ وہ اور ان کے "معارف قرآنی" کتنے پانی میں ہیں۔ پھر مجلس اسلامی مذاکرہ منعقدہ لاہور میں دنیائے اسلام کے علمائے عظام نے رہی سہی کسر بھی نکال دی ہے۔ یہ ایسی ٹھوس حقیقت ہے جس سے خود ان کا تاثر اس بوکھلاہٹ سے ظاہر ہوتا ہے، جو کلوکیم کی رپورٹ دیتے وقت ان پر طاری ہوئی ہے۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ اپنے چند ہم خیالوں کے ساتھ ایک ٹولی بن کر رہ گئے ہیں۔ جس کو وسعت دینے کے لیے اب ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ کبھی جماعت سازی کے جدید طریقے اختیار کر کے "بزمیں" بنا رہے ہیں کبھی مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی سے ہمنامی و ہموطنی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے نظر آتے ہیں۔

قارئین کرام واقف ہوں گے کہ مرزا صاحب نے "تبلیغ اسلام" کے عنوان سے "براہین احمدیہ" نامی کتاب کی طباعت کے لیے چندہ کی مہم شروع کی تھی، ان ہی لائنوں پر "قرآنی فکر و نظام" کے نام پر قادیانی کے ہم سایہ اس بٹالوی نے بھی "لغات القرآن" کی طباعت کے لیے چندہ کی مہم چلا دی ہے۔ جس میں قریباً ساٹھ ہزار روپے وصول کر چکے ہیں۔ مزید سلسلہ جاری ہے۔ کلاً نمد ھؤلاء و ھؤلاء من عطاء ربک وما کان عطاء ربک محظورا۔

اس نوعیت کے چندہ بازوں کی کامیابی کوئی اچنبے کی بات نہیں، جس ذہن نے

براہین احمدیہ جیسی لغو کتاب کی طباعت کے لئے ہزاروں روپے مرزا صاحب کی نذر کر دیئے تھے۔ اسی ٹائپ کے سادہ لوح "طلوع اسلام" جیسے دشمن قرآن و حدیث پرویز صاحب کو بھی ہزاروں کے چندوں سے مالا مال کر سکتے ہیں۔ فما اشبہ اللیلۃ بالبارحۃ!

"ادارہ طلوع اسلام" کا برادر خورد "ادارہ ثقافت اسلامیہ" جس انداز سے دین اسلام میں ترمیم و تحریف کرنے میں سرگرم عمل ہے اس کا نقصان بعض حیثیتوں سے "بڑے بھائی" سے بھی بڑھ کر ہے۔ اس کے عنوان زیادہ دل کش، اور چال گہری ہے، پرویز صاحب جو باتیں کھل کر کہتے ہیں اس ادارہ کے دانشور اس پر اسلامی اصطلاحات کے خول چڑھا دیتے ہیں! ضرورت ہے کہ اہل علم و تحقیق اور فقہ اسلامی کے حامل اصحاب قلم میدان میں نکلیں اور اس ادارہ کے نئے انداز کے مغالطوں کی جراحی کریں۔ کیونکہ اس ادارے کا کام یہ ہے کہ "دائرہ اجتہاد میں" لامحدود "وسعتیں" پیدا کر کے وحدت عقائد کے دینی رشتہ کو کمزور کرے۔ اور ملک کے برسر اقتدار اور عیاش طبقے کو عیاشیوں اور ان کے وسائل کے لئے سند جواز مہیا کر کے دے۔ اس بنا پر طلوع اسلام کی طرح اس ادارہ کے خدوخال واضح کرنے کی بھی شدید ضرورت ہے!

چونکہ یہ ادارہ سلف صالحین کے طریق علم و عمل سے مسلمانوں کو بالکل کاٹ دینا چاہتا ہے اس لئے خطرہ ہے کہ ہماری ماڈرن حکومت تصریحات کتاب و سنت کی بجائے اسی ادارہ کے "ماڈرن اسلام" کو اتھارٹی ماننا شروع کر دے۔ جیسا کہ اس قسم کے قوی رجحانات پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ حکومت کلبوں، رقص گاہوں، ناچ گانوں کی طرح اس کی بھی سرپرستی میں سرگرم نظر آتی ہے!

تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔

بلا تبصرہ | معزز معاصر "تسنیم" اپنی ۳ جولائی ۱۹۵۸ء کی اشاعت کے "تکلف برطرف" میں رقم طراز ہے (مختصراً)

حکومت پاکستان نے مغربی پاکستان کے تعلیمی اور "ثقافتی" اداروں کے لئے ۳۸ لاکھ ۳۸ ہزار روپے کی منظوری دی ہے۔ اس میں سے ۲۵ ہزار ۰۰۰ روپیہ

(بقیہ برصفحہ ۵۸۲)